مفسر اعظم پاکستان، شیخ الحدیث والقرآن پیر طریقت، رہبر شریعت

علیہ الرحمۃ اللہ القوی

مُفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

**تقدیم:** کسی بھی تہذیب کا مطالعہ کرتے وقت مندرجہ ذیل عناصر ترکیبی کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔

۱) اہل تہذیب کے عقائد۔

۲) اہل تہذیب کے نظر میں انسان کا مقام۔

۳) اہل تہذیب کے اخلاق۔

دنیا میں مختلف تہذیبوں نے جنم لیا اور انسانی معاشرے پر اپنے گہرے اثرات مرتب کئے مگر یہ حقیقت ہے کہ کوئی تہذیب بھی انسان کو معراجِ انسانیت سے آشنانہ کر سکی۔ اس حقیقت سے ہر وہ منصف مزاج آدمی واقف ہے جس نے مختلف تہذیبوں کا تقابلی تجزیہ کیا ہے۔ الحمد للہ! اسلامی تہذیب نے جو عقائد پیش کئے اور جس طرح انسان کو مقامِ رفیع عطا کیا اور اس کی کامیاب زندگی کے لئے جن اخلاق کو تشکیل دیا وہ کارنامہ اپنی مثال آپ ہے۔ اخلاق کے دو پہلو ہیں اخلاقِ حسنہ (اچھے اخلاق) اور اخلاقِ شنیعہ (برے اخلاق)۔ اسلامی تہذیب نے اخلاقِ حسنہ کی ترغیب دلائی اور اخلاقِ شنیعہ کی تردید فرمائی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اخلاقِ حسنہ سے انسانی دل کو صحت نصیب ہوتی ہے جبکہ اخلاقِ شنیعہ اُس کو بیمار کر دیتے ہیں۔

زیر نظر مقالہ میں محقق عصر، فیض مجسم حضرت علامہ محمد فیض احمد اُویسی صاحب نے مفکر اسلام حضرت علامہ پروفیسر محمد حسین آسی صاحب کی تحریک پہ "دل کی چالیس بیماریاں" کے عنوان سے انہی اخلاق شنیعہ کا ذکر کیا ہے تاکہ ہر بندہ مومن ان سے بچاؤ کی تدابیر اختیار کر سکے۔ یاد رہے کہ اگر ہر شخص اپنی جسمانی صحت کے ساتھ ساتھ روحانی صحت پر بھی کامل توجہ دے اور اخلاقِ شنیعہ کی ان ہولناک بیماریوں سے بچنے کی کوشش کرے تو معاشرہ بھی صحت منداقدار کا حامل ہو گا اور تہذیب کو بھی چار چاند لگ جائیں گے۔ مذکورہ صدر ہمارے دونوں بزرگ ملک وملت کے گہرے درد سے لبریز ہیں۔ موجودہ دور کے مذہبی و تہذیبی انحطاط پر ان کی گہری نظر ہے۔ اس لئے ایک نے اس عصری ضرورت کو محسوس فرمایا اور دوسرے نے اس کو عملی جامہ پہنا دیا۔

اس مختصر مگر نہایت اصلاح افروز مقالے کو شائع کرنے کے لئے مکتبہ نقش لاثانی سیالکوٹ نے قدم آگے بڑھایا۔ اس سے پہلے بھی مکتبہ رسول اللہ ﷺ کی نماز، حضور نقش لاثانی کا مذہبی تعامل، امام حسین کی حقانیت جیسی مایہ ناز تحریریں شائع کرنے کا شرف حاصل کر چکا ہے۔ اس مکتبہ کا روحانی تعلق شہبازِ اوج طریقت، تاجدار ملکِ معرفت حضرت الشیخ السید پیر علی حسین شاہ نقش لاثانی علی پوری قدس سرہ کے دامن محبت سے قائم ہے اور حضرت آسی کا سایہ ہمایا یہ ہمیشہ اس کو اپنی آغوش میں لئے ہوئے ہے۔ مولا کریم ان بزرگوں کے فیض سے اس مکتبہ کو مزید ترقی عطا فرمائے۔ آمین

غلام مصطفی مجددی (شکر گڑھ)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

احیاءالعلوم اور دیگر تصانیف میں جیسے سیدنا امام غزالی قدس سرہ نے دل کے امراض پھر ان کا علاج جس تفصیل و تحقیق سے بیان فرمایا ہے۔ یہ انہی کا حصہ ہے اسلاف صالحین رحمۃ اللہ علیہ نے جنہیں قولاً و فعلاً اور تحریراً موتیوں کی طرح بکھیر دیا تھا۔ امام غزالی قدس سرہ نے انہیں سمیٹ کر اپنی تصانیف میں یکجا فرمادیا۔

اب ان کے جانشین اپنی کتب میں انہیں موقعہ محل پر بیان فرماتے ہیں۔ چنانچہ امام احمد رضا مجدد بریلوی قدس سرہ نے فتاویٰ افریقہ میں اور ان کے ایک معاصر علامہ مفتی مظہر اللہ دہلوی نے انہیں اپنے رسالہ مظہر الاخلاق میں بیان فرمایا وہ دل کی بیماریاں یہ ہیں۔

## دل کی چالیس بیماریاں

**اعتقادِ کفر وبدعت:** کافر رہنا یا ایسی چیز کا اعتقاد رکھنا جو کفر ہے اور ان چیزوں کو اچھا یا بُرا کہنا جس کی ادلہ اربعہ (چار دلیلیں؛ کتاب، سنت، اجماع و قیاس) میں کوئی اصل نہ ہو۔ لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ جس چیز کی ممانعت ان دلائل سے ثابت نہ ہوگی۔ وہ مباح ہوگی اس کو گاہے گاہے کر لینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

لیکن اس کا اس طرح رواج دینا کہ یہ معلوم ہو کہ یہ بھی دین میں داخل ہے نری بدعت ہے ہاں اگر وہ فی نفسہ عمدہ ہے اور اس پر مستند علماء اور اولیاء اللہ کا عمل رہا ہے تو اس کا کر لینا مستحب ہے لیکن اگر انہیں جیسے علماء مستندین نے اس کا انکار کیا ہے تو اس میں سکوت بہتر ہے۔ نہ اس کے کرنے والے کو بدعتی کہو اور نہ اس کے منکر کو ملامت کرو، ادب کی راہ چلو۔ طریقہ اہل سنت یہ ہے کہ ادلہ اربعہ سے ہر چیز جس طرح ثابت ہے اس کو اسی طرح تسلیم کرنا چاہیے۔

**حب مدح و خوفِ ذم:** یہ چاہنا کہ لوگ اچھا کہیں بُرا نہ کہیں۔

پس ان کے اچھا بُرا کہنے کو برابر سمجھو کیونکہ یہ فائدہ اور ضرر دینے والی چیز نہیں اور بالکل نڈر ہو کر اہل سنت کے طریق پر چلو۔

**اتباع ھوا:** شریعت کے خلاف خواہش نفس کے تابع ہونا۔

پس جو چیز حرام ہے اس میں تاویل نہ کرو اس کے بارے میں قرآن پاک نے فرمایا کیا تم نے اس کو نہیں دیکھا جس نے اپنی خواہش نفسی کو اپنا خدا بنالیا۔ اس قرآنی حکم سے ہی اس کی مذمت پوری طرح ظاہر ہو جاتی ہے۔

**حب دنیا:** جس چیز کا آخرت میں ثمر نہ نکلے اس کو چاہنا۔

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا دنیا مومن کا قید خانہ ہے اور کافر کی جنت۔ [1]

---

[1] (صحيح مسلم، كتاب الزهد والرقائق، 2272/4، رقم الحديث2956، دار إحياء الكتب العربية)

پس اکثر موت کو یاد کرو اور اللہ سے لو لگاؤ، دنیا کو فنا ہونے والی سمجھو۔ قرآن پاک نے فرمایا: وَ مَا الۡحَیٰوۃُ الدُّنۡیَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الۡغُرُوۡرِ [2]

اور دنیا کی حیات تو صرف فریب کا سودا ہے۔

اور کہیں فرمایا: مَتَاعُ الدُّنۡیَا قَلِیۡلٌ ۚ [3]

دنیا کا سامان تو بہت تھوڑا ہے۔

لٰہذا اس سودائے فریب اور متاع قلیل سے محبت ناعاقبت اندیشی کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے۔

**تکبر:** اپنے آپ کو دوسرے سے اچھا سمجھنا۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جس کے دل میں رائی برابر تکبر ہو گا وہ جنت میں داخل نہ ہو گا۔ [4]

جو شخص تکبر کرتا ہے اس کو اللہ لوگوں کے نزدیک سُور اور بندر سے بھی زیادہ ذلیل کر دیتا ہے۔ دیکھو تکبر کی وجہ سے شیطان کا کیا حشر ہوا۔ پس ہر ایک کے ساتھ تعظیم و تواضع سے پیش آؤ۔

**عُجب:** خود کو اپنے کمال کی وجہ سے اچھا سمجھنا۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یہ بُری خواہشات اور بخل سے بھی زیادہ بدتر چیز ہے۔

پس اپنی صفات کو اللہ کا عطیہ سمجھو اور اس سے ڈرتے رہو کہ وہ چھین نہ لے۔

**ریا:** لوگوں کو دکھلانے کے واسطے نیک کام کرنا۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تھوڑی ریا بھی شرک ہے۔ [5]

پس جاہ کی محبت اور عجب نکال ڈالو۔ ریا سے امن پاؤ گے اور اگر اس سے نہ بچ سکو تو اس خیال سے اعمالِ صالحہ ترک نہیں کرو کہ ریا مشرک بنانے والی ہے کئے جاؤ کچھ روز یہ بات رہے گی پھر عادت سی ہو جائے گی۔ پھر عادت سے عبادت اور ان شاء اللہ پھر اس میں اخلاص بھی آ ہی جائے گا۔

---

[2] آلِ عمران: 185

[3] النساء: 77

[4] (صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب تحریم الکبر وبیانه، 93/1، رقم الحدیث 91، دار إحیاء الکتب العربیة)

(سنن الترمذي، کتاب البر والصلة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم، باب ما جاء في الکبر، 317/4، رقم الحدیث 1998، دار إحیاء الکتب العربیة)

[5] (سنن ابن ماجه، کتاب الفتن، باب من ترجی له السلامة من الفتن، 1261/2، رقم الحدیث 3989، المکتبة العلمیة)

**غرور:** شیطان فریب کی وجہ سے نفسانی خواہش پر مطمئن ہو جانا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

دنیا کی زندگی کہیں تم کو دھوکے میں نہ ڈال دے اور اللہ کی باتوں میں دھوکا دینے والا (شیطان) کہیں دھوکا نہ دے بیٹھے۔

شیطان کی مذمت بعینہٖ جہالت کی مذمت ہے کیونکہ جہالت سے یہ پیدا ہوتا ہے پس اپنے اقوال وافعال کو قرآن وحدیث اور بزرگانِ دین کے تابع کرو۔

**حب جاہ:** یہ چاہنا کہ لوگ ہم کو بڑا سمجھیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

ہم نے جنت انہیں کے لئے بنائی ہے جو دنیا میں اپنی بڑائی نہیں چاہتے اور نہ فساد ڈالتے ہیں پس جان لو کہ ہر طرح کی عزت وعظمت اللہ ہی کے لئے ہے۔

اپنی حقیقت پر تو غور کرو؟ اور کسی صفت کمالیہ کی وجہ سے کسی نے تمہاری عزت بھی کی تو وہ عزت اس کمال کی ہوئی نہ تمہاری ہوئی پس وہ صفت اپنی عزت چاہے یا نہ چاہے تم کون؟ تم خود کو حقیر سمجھتے رہو اور جہاں تک ہو سکے اپنی شہرت نہ چاہو اور تواضع سے پیش آؤ اسی میں بہتری ہے۔

**حرص:** یہ کوشش کرنا کہ ہمارے پاس مال زیادہ جمع ہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم ہرگز اس طرف نظریں نہ لگانا جس سے بعض گروہ کفار کو نفع حاصل ہوا ہے ہم نے آزمائش کے ساتھ دنیا کی زندگانی رکھی ہے۔[6]

پس حرص نہ کرو حریص ہمیشہ ذلیل رہتا ہے اور جس قدر ہوتا ہے وہ بھی کھو بیٹھتا ہے اور اس کی وجہ سے بڑے بڑے عیوب پیدا ہو جاتے ہیں۔

اگر آمدنی سے زیادہ خرچ ہو تو خرچ گھٹاؤ ورنہ پھر جس قدر خرچ ہے اسی قدر کماؤ باقی وقت عبادت میں صرف کرو۔

**کینہ:** کسی کی طرف سے دل میں بُرائی رکھنا۔

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

آپس میں بغض نہ رکھو۔ پس باہمی میل جول نہ بڑھاؤ اور یہ بھی فرمایا کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ ناراض رہے اور دونوں میں بہتر ہے جو صلح میں پہل کرے۔[7]

**غصہ:** اپنے خلاف بات معلوم کرنے کی وجہ سے خون کا جوش مارنا اور آپ سے باہر ہو جانا۔

---

[6]) طہ:131 وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِۦٓ أَزْوَٰجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا

[7]) (صحيح مسلم، كتاب البر والصلة والآداب، باب تحريم الهجر فوق ثلاث بلا عذر شرعي، 1984/4، رقم الحديث 2561، دار إحياء الكتب العربية)

(صحيح البخاري، كتاب الأدب، باب ما ينهى عن التحاسد والتدابر، 2253/5، رقم الحديث 5718، دار ابن كثير، سنة النشر: 1414ھ/1993م)

حضورا کرم ﷺ نے فرمایا کہ غصہ نہ کرو اگر غصہ آجائے تو تعوذ پڑھ لو، کھڑے ہو تو بیٹھ جاؤ اور جب بھی نہ جائے تو ٹھنڈے پانی سے وضو کرلو۔[8]

**حسد:** کسی کے اچھے حال کا زوال چاہنا۔

حضورا کرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آپس میں حسد نہ کرو۔[9]

بہتر ہے کہ حاسد سے محبت سے پیش آؤ۔ تکلیف دہ ہی سہی وہ بھی تم سے محبت کرے گا اور اس طرح حسد دور ہو جائے گا ورنہ پھر حسد محبت کو نہ پنپنے دے گا۔

یہ بھی فرمایا کہ حسد نیکی کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ سوکھی لکڑی کو کھا جاتی ہے۔[10]

شیطان کے دل میں سب سے پہلے حسد پیدا ہوا تھا۔ جس نے بعد میں دوسری بیماریوں کی شکل اختیار کرلی اور اسے خدا کی بارگاہ سے ہمیشہ کے لئے دور کر دیا۔

**بخل:** جہاں خرچ کرنا چاہیے وہاں خرچ کرنے میں تنگ دلی کرنا۔

حضورا کرم ﷺ نے فرمایا بخیل اللہ سے دور ہے، جنت سے دور ہے، لوگوں سے دور ہے اور دوزخ سے نزدیک ہے۔[11]

پس اس صفت کو نکالو اور اکثر خدا کی راہ میں خرچ کرو کہ یہ بہت جگہ کام آئے گا اگر یہ نہ ہو سکے تو کسی حاجت مند کو قرض دیا کرو اس سے تمہارا مال بھی قائم رہے گا اور خرچ کرنے سے دوگنا ثواب مل جائے گا۔

**غیبت:** کسی کی پیٹھ پیچھے اس کی ایسی باتیں کرنا اگر وہ سُنے تو بُرا مانے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم میں سے بعض لوگ بعض لوگوں کی غیبت نہ کریں کیا تم دوست رکھتے ہو کہ اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھاؤ۔[12]

پس جس کی غیبت کرو اس سے معاف کرالیا کرو ورنہ اس کے اور اپنے لئے استغفار کرتے رہو۔ یہ خیال کرو کہ ہم تو وہ کہہ رہے ہیں جو اس میں موجود ہے۔ حضورا کرم ﷺ نے فرمایا کہ یہی غیبت ہے اور وہ بات جو اس میں نہ ہو بیان کرنا، بہتان ہے اور یہ اس سے بڑھ کر گناہ ہے۔[13]

---

[8] (سنن أبي داود، كتاب الأدب، باب في الحسد، 249/4، رقم الحديث 4781، 4782، 4784، المكتبة العصرية)

[9] (صحيح البخاري، كتاب الأدب، باب ما ينهى عن التحاسد والتدابر، 2253/5، رقم الحديث 5717، دار ابن كثير، سنة النشر: 1414هـ/1993م)

[10] (سنن أبي داود، كتاب الأدب، باب في الحسد، 276/4، رقم الحديث 4903، المكتبة العصرية)

(سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، باب الحسد، 1261/2، رقم الحديث 4210، المكتبة العلمية)

[11] (سنن الترمذي، كتاب البر والصلة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في السخاء، 302/4، رقم الحديث 1961، دار إحياء الكتب العربية)

[12] الحجرات: 12 اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ

[13] (صحيح مسلم، كتاب البر والصلة والآداب، باب تحريم الغيبة، 2001/4، رقم الحديث 2589، دار إحياء الكتب العربية)

ہاں ظالم اور بدعقیدہ لوگوں کا اس لئے عیب بیان کرنا کہ لوگ اس سے بچیں درست ہے۔

**جھل:** اپنے دین کی باتوں سے ناواقف رہنا۔

جہل وہ بیماری ہے جس کی وجہ سے انسان عقل وشعور سے دور ہو جاتا ہے۔ قرآن پاک نے اللہ کے بندوں کی اہم ترین صفت یہ بیان کی ہے کہ

وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا [14]

گویاوہ جہل والوں سے کوئی تعلق قائم نہیں کرتے کہ اس بیماری کی نحوست کا شکار نہ ہو جائیں۔

**امل:** دنیا کی زندگی پر بھروسہ کرنا۔

**طمع:** دنیا کی لذتوں کا لالچ کرنا۔

اس سے انسان ذلیل ہو جاتا ہے پس عزت وآبرو سے رہو اور طمع نہ کرو۔

**شماتت:** کسی نیک آدمی پر بلا اور مصیبت آنے سے خوش ہونا۔

**عداوت:** دنیا کے لئے کسی مسلمان سے دشمنی رکھنا۔

**جبن:** دین کی باتوں میں نامردی اور سستی سے کام لینا۔

**غدر:** عہد کر کے توڑ ڈالنا۔

**خلف وعدہ:** وعدہ کر کے خلاف کرنا۔

اگرچہ بچوں کو بہلانے کے لئے ہی کیوں نہ ہو۔ حدیث پاک ہے اس کا ایمان نہیں جس کا وعدہ نہیں۔ قرآن پاک نے بھی نبھانے کا سختی سے حکم دیا ہے۔

**سوءِ ظن:** کسی پر بدگمانی کرنا۔

قرآن پاک نے فرمایا بدگمانی سے اجتناب کرو بے شک بدگمانی گناہ ہے۔ ایسی ظالم بیماری ہے جو معاشرتی قدروں کو پامال کر دیتی ہے۔

**اسراف:** جہاں خرچ کرنے کا حکم نہ ہو وہاں خرچ کرنا یا حد سے زیادہ خرچ کرنا۔

قرآن پاک نے اسراف کرنے والے کو شیطان کا بھائی قرار دیا ہے۔[15]

---

[14]) الفرقان:63 ترجمہ: اور جب جاہل ان سے بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں ”بس سلام“۔

[15]) النساء: 77 اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ كَانُوْۤا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ ؕ

**عجلت:** بغیر سوچے سمجھے ہر کام میں جلدی کرنا۔

یہ شیطانی صفت ہے جس کی وجہ سے انسان ہمیشہ ذلیل وخوار ہوتا ہے۔

**شقاوت:** سخت دلی اور بے رحمی سے پیش آنا۔

پس مخلوقِ خدا پر شفقت کرتے رہو ورنہ کوئی پاس بھی پھٹکنے نہ دے گا۔

حدیث پاک میں ہے: جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔[16]

مخلوقِ خدا، خدا کا کنبہ ہے۔ اس پر رحم کرنا خدا کی رحمت حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

**کفرانِ نعمت:** کسی کی عنایت کا شکر نہ کرنا اس سے آدمی جہاں کا تہاں رہ جاتا ہے۔

قرآنِ پاک نے کفرانِ نعمت کی بہت مذمت فرمائی۔ فرمایا اگر تم نے نعمتوں کی ناشکری کی تو بے شک میرا عذاب بہت سخت ہے۔[17]

اس کے برعکس شکرگزاری اور احسان مندی کو نعمتوں میں اضافے کا باعث ٹھہرایا۔

**تعلیق:** اپنی تدابیر پر بھروسہ کرنا، خدا پر توکل نہ کرنا۔

انسان کیا ہے اس کی تدابیر کیا ہیں؟ جب تک خدا کا فضل شامل حال نہ ہو ہر تدبیر ناکام ہو جاتی ہے۔ قرآن پاک نے فرمایا اگر تم پر اللہ کا فضل ورحمت نہ ہو تو تم ضرور خسارہ پانے والوں میں سے ہو جاؤ۔[18]

معلوم ہوا بھروسہ صرف اس کے فضل ورحمت پر ہونا چاہیے۔

**حب الفسقاء:** فاسقوں سے محبت رکھنا۔

پس اللہ کے واسطے ان سے بغض کئے رکھو۔ فاسقوں کے بارے میں قرآن پاک نے فرمایا بے شک اللہ فاسقوں کو کبھی ہدایت نہیں دیتا۔[19]

جن لوگوں کا ہدایت سے رشتہ ٹوٹ چکا ہو اُن سے محبت یقیناً ہدایت سے دور کر دیتی ہے۔

**بغض الصلحاء:** اچھے لوگوں سے دشمنی رکھنا۔

یہ بلادِ کفر تک پہنچا دیتی ہے، یہ انسان کے ایمان کے لئے زہر قاتل ہے، جب اچھے لوگوں سے خدا محبت کرتا ہے تو ان سے بغض رکھ کے خدا سے کیا حاصل کیا جا سکتا ہے۔ حدیث قدسی ہے: مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ[20]

---

[16] (صحيح البخاري، كتاب الرقاق، باب التواضع، 2239/5، رقم الحديث5667، دار ابن كثير، سنة النشر: 1414هـ/1993م)

[17] ابراهيم: 8 وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ

[18] البقرة: 64 فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ

[19] البقرة: 26 وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ۭ وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ

[20] (صحيح البخاري، كتاب الرقاق، باب التواضع، 2385/5، رقم الحديث6137، دار ابن كثير، سنة النشر: 1414هـ/1993م)

جس نے میرے کسی دوست سے دشمنی کی میں اس کے خلاف اعلانِ جنگ کرتا ہوں۔

**امن عذاب:** اللہ کے عذاب سے نڈر ہونا۔

ایسے شخص سے اللہ کی عبادت نہیں ہوسکتی اور یہ یاد رہے کہ جو انسان خدا کے خوف سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔ اس پر دنیا کا خوف مسلط کر دیا جاتا ہے اور یہ بہت بڑا عذاب ہے اور جو خدا سے ڈرتا ہے وہ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ [21] کی عملی تفسیر بن جاتا ہے۔

**مداھنت:** دین میں سستی کرنا نصیحت سے دم چرانا۔

یاد رہے کہ اس بیماری نے ہمیشہ قوموں کو زوال کے اندھیرے میں دھکیل دیا ہے۔ ہماری قوم جب اپنے دینی اور ملی کاموں میں جاں توڑ کوششیں کرتی رہی، صحراؤں، سمندروں اور پہاڑوں پر حکمرانی کرتی رہی، قوموں کی تقدیریں بناتی رہی، علاقوں کی قسمت بدلتی رہی جب اس میں مداہنت آگئی تو اندلس میں رسوا ہوئی اور کبھی برصغیر میں خوار ہوئی۔

**اُنس المخلوق:** لوگوں کی محبت میں دین کی خبر نہ رکھنا۔

ایسی محبت کام آنے والی نہیں اس سے بچنا لازم ہے۔ مخلوق کی بے جا محبت بہت بڑا حجاب ہے جو انسان و خالق حقیقی کی بارگاہ سے دور رکھتا ہے۔ قرآن پاک نے فرمایا مال و بنون (بیٹے/اولاد) تمہارے کام نہیں آئیں گی قلب سلیم تمہیں فائدہ دے گا۔ [22]

قلب سلیم وہ دل ہے جو خوفِ خدا اور عشق رسول ﷺ سے لبریز ہو۔

دل ہے وہ دل جو تیری یادسے معمور رہا　　سر ہے وہ سر جو تیرے قدموں پہ قربان گیا

**اکابرہ:** حق سمجھتے ہوئے حق سے انکار کرنا اور حق بات نہ ماننا۔

قرآن پاک نے فرمایا: اور حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ اور حق کو نہ چھپاؤ جو تم جانتے ہو۔ [23]

یہ وہی بیماری ہے جس نے بنی اسرائیل کو پورے زمانے میں رسوا کر دیا۔

**خفت:** چھچھورپن کرنا اس سے آدمی حقیر ہو جاتا ہے۔

**صلف:** شیخی بگھارنا۔

---

[21]) یونس: 62　ترجمہ: نہ کچھ خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

[22]) الشعراء: 88　يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ (۸۸) اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ

[23]) البقرۃ: 42　وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

ایسا انسان ہمیشہ ہوا کے گھوڑے پر سوار رہتا ہے۔خود فریبی، خود نمائی اس کی سیرت کا خاصہ بن جاتی ہے، غرور تکبر اس کی رگ رگ میں سما جاتا ہے۔ پھر ایک ایسا وقت بھی آتا ہے کہ زمانے کی نظروں میں ہمیشہ کے لئے گر جاتا ہے۔

**نفاق:** ظاہر و باطن ایک نہ رکھنا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ منافق دوزخ کے نچلے درجے میں ہونگے اور کوئی مدد گار نہ ہو گا۔ قرآن پاک اور حدیث پاک میں منافقت کی بہت مذمت بیان ہوئی اسے شدید کفر سے تعبیر کیا گیا ہے۔

أُولَٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّاۚ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝ [24]

کی وعید منافق کے لئے ہے اس کو ہی لاشعوری کے عذاب میں مبتلا کیا گیا ہے۔

**غباوت:** کند ذہنی یہ اکثر گناہوں سے پیدا ہوتی ہے۔

**وقاحت:** بے حیائی کرنا۔

اسلام نے شرم و حیاء کو نصف ایمان قرار دیا ہے۔ حدیث پاک ہے کہ ہر نبی نے یہ تعلیم دی جس کے پاس حیاء نہیں وہ جو چاہے کرے۔ [25]

**حب ریاست:** شہرت اور بڑائی کی چاہت پس گمنامی پسند کرو اسی میں بہتری ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: حکمرانی کی خواہش نہ کرو۔ [26]

اللہ کی طرف سے عطا ہو جائے تو الگ بات ہے پھر اللہ تمہاری مدد کرے گا۔ ریاست و حکومت کی طلب و محبت سے انسان اس قدر خود غرض ہو جاتا ہے کہ بعض اوقات خونی رشتوں کو بھی فراموش کر دیتا ہے۔ جیسا کہ تاریخ کے بے شمار واقعات سے ثابت ہے۔ حب ریاست کی بیماری نے بیٹے کو باپ کے سامنے کھڑا کیا۔ باپ نے بیٹے کو موت کے گھاٹ اتار دیا وغیرہ۔

فقط والسلام

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

[24] النساء: 151 ترجمہ: یہی ہیں ٹھیک ٹھیک کافر اور ہم نے کافروں کے لیے ذلّت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

[25] (صحيح البخاري، كتاب أحاديث الأنبياء، باب حديث الغار، 1284/3، رقم الحديث3296، دار ابن كثير، سنة النشر: 1414ھ/1993م)

[26] (صحيح البخاري، كتاب الأيمان والنذور، باب قول الله تعالى لا يؤاخذكم الله باللغو في أيمانكم ولكن يؤاخذكم بما عقدتم الأيمان، 2444/6، رقم الحديث6248، دار ابن كثير، سنة النشر: 1414ھ/1993م)